U35939 28.12.07

Title – MASNAVI KIN FEEKOON

Creator – Abdur Razzaq Wafa.

Publisher – Gulzar Ahmadi Moradabad.

Date – 1910

Pages – 32.

Subjects – Urdu Masnaviyaat.

ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام مبارک انجام نسخہ کتاب

مثنوی کین فکر من

مسمّٰی بہ

بحر حقیقت

١٠ ٦ ١٩

...ن عبدالرزاق صاحب چشتی صابری قادری ہاسروی نے

محمد ولی اللہ اپنی ہی مطبع گلزار احمد مراد آباد میں چھپایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدح عشق

عشق رتبہ ہے تیرا سب سے فزون
باعث ہر دو جہان کن فیکون

سب سے اول ہوئی شہرت تیری
کیا بیان ہو سکے رفعت تیری

من احبت خدا نے تہا کہا
تیرے اس رتبہ کا شاہد ہی خدا

نور احمد کا سبب تو ٹہرا
تو ہی تو باعث اظہار ہوا

باعث ارض و سما تو ہی ہوا
ماہ و خورشید نے رتبہ پایا

ہر نباتات و جمادات کی جان
تجہہ سے قایم ہے ہر اک کا ایمان

جوش پانیمین طپش آگ مین ہی
سوز مین ساز مین ہر راگ مین ہی

گل و بلبل کی ترانی تجہہ سے
ساری دنیا کی فنائی تجہہ سے

کیون نہ ممنون ہون انسان تیرے
تجہہ سے ہی پائے ہین رتبہ سارے

کیا ہون تجھہ سے کہ کیا ملتا ہے
انبیا کیون نہ ہون تیرے مداح
اولیا تیرے مدح خوان ٹھہرے
تجھہ سے پاتے ہین کمال اہل کمال
تجھہ سے مٹ جاتا ہی سب زنگ دوی
شمع مین سوز و جلن تیری سے
دین کا کام ہو یا دنیا کا
خام کارون سے تجھے کیا نسبت
سب سے کردیتا ہے تو لاپرواہ
نفس سفاک کا اوستاد ہے تو
جن و انسان ہین تجھپر شیدا
کسی صورت سے نہین ہی تجھہ بن
تیری ہر شے سے حقیقت ہی جدا
تیغ خونین بھی تیرا جلوا ہے
سنگ و آہن مین ہے نسبت تیری

تو وہ ہی جس سے خدا ملتا ہے
پائی ہے سب نے تجھی سے تو فلاح
تجھہ سے ہی پائے ہین سب نے رتبے
ہی غرض تو ہی کمالون کا مآل
سامنے تیرے نہین آتی خودی
سوز و پروانہ لگن تیری ہے
نہین چلتا ہے کبھی تیرے سوا
پختہ کارون سے تجھے ہے الفت
خواہشون کو تو ہی کرتا ہے تباہ
سب شیاطینون کا جلاد ہے تو
ہین تجھی پر تو ملائک بھی فدا
در احمد پہ رسائی ممکن
اور تیری سب سے شریعت ہی جدا
دل عاشق کو کشش کرتا ہے
کہربا کا ہین وصلت تیری

تو زلیخا کا طیر فدا رہا — حسن یوسف سپر انداز رہا
تو نے موسیٰ کو طلبگار کیا — طور سینا کو جلا کر چھوڑا
دل احمد میں جو لی تو نے جا — تا بدرگاہ معلی پہنچا
مرتبہ تجھکو وہ حق سے بخشا — نہ ہوا اور نہ ہو گا تجھ سا
علم پر ٹھہری فضیلت تیری — عقل پر ٹھہری حکومت تیری
تیری لذت کو جو پا جاتا ہے — سب لذائذ کو گنوا جاتا ہے
پڑ گیا جس پہ ہے تیرا سایہ — مرتبہ قرب کا اوس نے پایا
تیرے ملنے سے غنی ہوتے ہیں — جان و مال اپنا سبھی کھوتے ہیں
تیرے در تک جو رسائی ہو جائے — کام کی اوسکے کمائی ہو جائے
ہے مگر سخت بہت تیرا کمال — جان پر کھیلنا ہے جس کا مآل
جو دل و جان سے کرتے ہیں قبول — وہی ہو جاتے ہیں تیرے مقبول
تیری تعلیم و ہدایت ہے عجیب — تربیت کی ہے نرالی ترکیب

دبستان عشق کی تعلیم

پہلے سبق اشد الف آہ کا ہے — یہ سبق پہلا تیری چاہ کا ہے

بے سکھاتی ہے کہ ہو بے پرواہ — خواہشوں پر پڑے ہے اِنّا لِلّٰہ

تے کی تعلیم تب ہی اپنی — ثے سے ثروت ہی مٹانی ٹھہری

جیم سے جان کا کھونا ٹھہرا — جان کو کیجیے دلبر پہ فدا

حے سے کہ حمد خداوند جہان — عاشقوں کا ہے یہ دین و ایمان

خے سے خواہش کا مٹانا دل سے — دیکھے دل ہاتھ اوٹھانا دل سے

دال کہتی ہے کہ در در پھر کر — نفس کو توڑیو گھر گھر پھر کر

ذال سکھلاتی ہے ذکر دلبر — تا کہ اس ذکر کا ہو دل پہ اثر

راتبہ توڑنا رے کی تعلیم — چاہتی ہے یہ ہی پھر عقل سلیم

زے سے تعلیم ہے زاری کرنا — جوئے خون آنکھوں سے جاری کرنا

سین دکھلائیگا کیا تجھے سین — سین یٰسین ہے پھر تسکین

شین سے شورش دل ہو موجود — ایسی شورش سے ملے ہے مقصود

صاد سے صبر کی ملتی ہے خبر — تا کہ شکوہ نہ کبھی ہو لب پر

ضاد تو ایک ضمیر دل ہے — جس کی فہمید بہت مشکل ہے

طوئے سے طومایہ بلا سر لینا — تا کہ آسان ہو سختی سہنا

ظوئے تجھے دیتی ہے اسطرح پتا — ظن بد پاس تو زنہار نجا

عین ہے عین عنایت اوسکی
عین ہے غوث غلامی جسکی

فے فنا کی تجھے تعلیم ملے
کاف کہتا ہے کہ کھونا ہستی

قاف قربانیٔ دل کا مفہوم
تا نہ جان دینے سے تو ہو مغموم

گاف گرویدۂ جانان ہونا
اوسکی ہی یاد میں جان کو کھونا

لام سمجھاتا ہے لاشئے تو ہے
فکر کر اسمیں کہ کیا شئے تو ہے

میم کہتا ہے مٹادے ہستی
اپنی ہستی کی مٹادے مستی

نون کہتا ہے کہ نفرت ہو تجھے
دین و دنیا سے نہ الفت ہو تجھے

واو بتلاتی ہے وحشت کا پتا
ہے یہ عشاق کی قسمت کا لکھا

ہائے ہوز سے ہوس کا کھونا
لام الف کہتا ہے لاشئے ہونا

اور یائے کہتی ہے سن او یارو
یار کی یاد سے غافل نہ رہو

دوسرا سبق

۱ الف اللہ ہے بہر آگاہ
آہ دل منہ سے نہ نکلی واللہ

۲ بے بتاتی ہے کہ بدنامی سے
تو بدل لے ایسی گمنامی سے

۳ جیم کہتی ہے کہ پرواہ نہ کر
جان دے پہلے تو سب سے بڑھ کر

۴ دل بدست آر یہ ہے مطلب دال — ہے پسندیدہ مطلوب یہ چال
۵ ہے یہ کہتی ہے کہ کہو ہوش ہو اس — وصل دلدار کی رکھہ دل میں آس
۶ واو کہتا ہے کہ کہو وہم کو تو — ہو یقین عین یقین کی تجھے خو
۷ زے سے ہے زردی رخ کی تعلیم — ہے یہ عشاق کو جان سے تسلیم
۸ حائے حطی کا یہ مطلب سمجھو — حق کہو حق سے ملو حق گو ہو
۹ طوئے بتاتی ہی کہ طرز دلدار — کر میری وضع پہ تو جان نثار
۱۰ یا یہ کہتی ہے کہ یاور تیرا ہے — عشق میں ہو نہ برادر تیرا ہے
۱۱ ہو کسی سے نہ کرم کی امید — کاف کرتا ہے یہ تجھکو تاکید
۱۲ لام سے لا کا اشارہ سمجھو — الف وصل کو الا سمجھو
۱۳ میم سے موت کو تسلیم کرو — دل عشاق نہ کچھ بیم کرو
۱۴ ذات کی نون سکھاتا ہی نفی — دل عشاق ہی اثبات یہ ہی
۱۵ سین سی لگتی ہے یہان مہر سکوت — دم بدم رہتا ہے عاشق مبہوت
۱۶ عین سے ہے یہ عنایت کا سوال — جان دینے مین ہی عاشق کا وصال
۱۷ غے سکھاتی ہی کہ فرمان بردار — حکم دلدار کا رہ سب سے تکرار
۱۸ صاد سے صاف ہی مطلب یہ عیان — صاف کر دل کو نہ رکھہ وہم و گمان

قاف قربت کا ہی تسکین کے لئے | جان عشاق کی تحسین کے لئے
رے یہ کہتی ہے کہ بے رحموں سے | کوئی اُمید نہ ہرگز رکھیئے
نفس شہوانی کو دی دل سے نکال | شین کا ہے یہ ہی عاشق سے سوال
فے یہ کہتی ہے کہ تدبیر نکر نا | رکھے عشاق مقدر پہ نظر
سے سے ثابت قدمی ثابت ہے | تا نہ عشاق کی ہمت ٹوٹے
خے یہ کہتی ہے خریدار تیرا | ہے نہیں کوئی بھی دلبر کے سوا
ذال سے ذلت و خواری اپنی | نہ بھولانا کبھی زاری اپنی نہ
ضواد سے ضبط کا مفہوم ہے صاف | کبھی عاشق نکرے لاف وگزاف
ظو بتاتی ہے تجھے یہ ہر بار | ظلمت کفر سے رہنا ہشیار
غین کہتا ہے کہ غواصئے عشق | تجھکو دکھلائیگی سوا بجیئے عشق
نان سلوک اپنا جو یوں طے کرلے | امتحان میں ہی پورا اوترے
مدعا ہوگا اوسیکا حاصل | وہی مطلوب سے ہوگا واصل
جان و دل اپنا جو قربان کردی | وہی مطلوب کا محبوب بنے

عشق کی نیرنگی

ہی عجب عشق کی یہ نیرنگی | رنگ لانے لگی اب بے رنگی

اپنا اظہار جو منظور ہوا
نور محبوب کو کرکے پیدا

بزم ایک اوسکے لیے دی ترتیب
جسکی ہے سب سے نرالی ترکیب

تاکہ اوس بزم مین لاکر اوسکو
اپنا محبوب بناکر اوسکو

بزم مین لاکے یہ انداز کرے
یعنی وہ جلوہ سے گہے ناز سے ہے

ایسا محبوب کہ ہو لاثانی
ساری مخلوق کا ہووی جانی

بزم کا پہر تو یہ انداز کیا
یعنی اسطرح سے آغاز کیا

مخملی فرش زمرد کی رنگ
عقل رہجای جسے دیکہہ کو دنگ

شامیانہ ہو برنگ نیلم
تا ہو نظر کی خاطر یہ الم

کرۂ آب کو ایجاد کیا
مادہ نشو و نما کا بخشا

ہوئی مخلوق سبک سیر ہوا
پہر فرحت کیا اسکو پیدا

ہوئی پہر آگ تجلی کی نمود
جسکی خلقت سے ہزارون مقصود

بزم کا رنگ جما کر ایسا
پہر تو اس بزم کو تزئین کیا

تزئین بزم

آج ہین صبح ازل کے آثار
رنگ دکھلائیگی کچہہ باد بہار

رنگ اب لائیگی کچھہ بیرنگی — عشق دکہلائیگا کچھہ نیرنگی
کنت کنزاً کے عیان ہون اسرار — کہل پڑین سارے خزانے اکبار
جلوۂ یار ہے منظور نظر — مے گلرنگ دے ساقی بہرکر
دی وہ مے جس سے ملے دہر کی خبر — عالم ایجاد ہو سب پیش نظر
عشق کچھہ رنگ دکہانیکو ہے — آج وہ پردہ اوٹہانیکو ہے
گلشن ایجاد ہوا چاہتا ہے — گل کوئی اور کہلا چاہتا ہے
دیکہنا پہول کہلینگے کیا کیا — رنگ ہوویگا نرالا سب کا
اوسکو منظور ہے اظہار اپنا — جلوہ دکہلائیگا اب یار اپنا
الغرض عشق نے کی یہ تاثیر — عالم ایجاد کی کہینچی تصویر
نور سے اپنے کیا نور عیان — دیکہکر اوسکو ہوا خود قربان
پہر اوسے نور سے مخلوق کیا — آگ و پانی و ہوا کو پیدا
اور اسی نور سے عرش و کرسی — ساری مخلوق کی ایجاد ہوئی
کرکے پانی یہ زمین کو پیدا — رنگ پہر اوسمین نرالا رکہا
یہی بنیاد ہی گلشن کی — جس سے اظہار ہوئی نیرنگی
کہین پانی کی ہین نہرین جاری — کہین پہولون سے ہوئی گلکاری

ہین نباتات و جمادات کہین ہین جواہر کہین فلزات کہین
چہچہون مین کہین مرغان چمن چرتے ہین چوپاؤن سے ہر سو ہرن
لہلہاتا ہے کہین سبزہ زار ہی کسی سمت درختون کا ابہار
پھول کھلتے ہین ہوا چلتی ہی شاخ پودون کی کہین پھلتی ہی
مخملی فرش ہی سبزی ہی کہین دل پذیرا ندوہ کو بہشت کہین
پہر ہر اک شے مین ہزارون ہین اثر ہان الیسی خاک سے بنتا ہی زر
اور ہر اک شے مین ہین پنہان جوہر عقل درکار ہے بہر نظر
اوسکے اسرار کہا تک ہون بیان کام دیتی نہین ہے میری زبان
ایک گنجینۂ اسرار ہی یہ ہان کہا قابل گفتار ہے یہ
ہی یہ ایک طرفہ تماشا اوسکا کہ ہر اک شے مین ہی جلوہ اوسکا
اور یہ عشق کی یہ نیرنگی ہے لو ہر اک شے کو اوسیکی ہی لگی
یاد اوس گل سے ہی بلبل رنجور چشم نرگس ہی اوسی سی مخمور
شوق مین جہومتی ہے ڈالی ڈالی رخ گل پر ہے اوسی سے لالی
چشم نرگس بہی ہی محو دیدار اوسکی سوسن کی زبان پر گفتار
داغ لالہ کے جگر مین اوسکا ذرہ ذرہ ہی مدح خوان جسکا

شوق اوسکا یہ ہر ایک فرقین ہے
شوق سے اوسکی لب جو سبزہ
آیا دریا مین جو اوسکا ایک جوش
دیکھکر شمع مین جلوہ اوسکا
عشق سے اوسکی ہی ہر شے سرشار
اب قلم سوئے فلک چلتا ہے
مختصر حال بیان کا تو لکھا
ساقیا مجھکو دے اک جام طہور
بزم عالم کے لیے ہے یہ ضرور
سات طبقون سے زمین کی ہی بنا
عرش و کرسی کیے اوسنے ایجاد
بے ستون اوسکو کیا مستحکم
فرق ہر ایک مین ہی کرسون کا
طرفہ یہ اسکی ہی گردش بھی جدا
اور صفائی مین ہین بلور سے صاف

جوش ہر ذرہ اتنا شرقین ہے
یاد مین اوسکی ہے کلمہ پڑھتا
آہی ہر لہر سے آواز خروش
ہوتا پروانہ ہے سو جان سے فدا
ہے اگر دیدہ بینا درکار
شوق گفتار مین وارفتہ ہے
اب قلم میرا اسپک سیر ہوا
نظر آجائے جو نزدیک و دور
شامیانہ بھی لگے ایک پرنور
آسمان سات ہی طبقون مین ہوا
تھی نئی شان سے اوسکی ایجاد
اوسپہ طرہ کہ نہین ایک بہم
تو سون تک کچھ نہین ملتا ہی پتہ
اپنے محور پہ ہر ایک ہی پھرتا
ایک سے ایک زیادہ شفاف

[illegible] ہفت آسمان و زمین

اور کچھ او نہین ستارون کا ہجوم — نہوا جنکا تعین مفہوم ہنوز
اور پھر اونکی ہے وہ گلکاری — عقل فہم سے جسکی آری
ہین کچھ ثابت و سیارے ہین — ماہ خورشید ہین سہ پارے ہین
اس مین کی ہے روشنی کاہ کشان — اور گلدستہ ثریا سے عیان
اونکے اوصاف بیان ہون کیونکر — ہین زمین والون کی خاطر بہر
اور ہین سب کے مقامات جدا — ہی ہر اک وصف مین اپنے یکتا
ہی اثر اونکو خداداد ملا — ایک سے ایک کا ہی رنگ جدا
کچھ نظام فلکی ہے ایسا — آجتک جسکا نہین عقدہ کھلا
دو قطب ایک جنوب ایک شمال — درمیان اوسکے فلک کی ہی چال
ہان ہوئے سات ستارے معلوم — جنکی گردش ہوئی ابتک مفہوم
اونکی رفتار سے لاکھون مقصود — ہین زمین کے لیے لاکھون بہبود
آسمان کو ہو زمین سے نسبت — اور زمین کو بھی ہے اوس سے الفت
آفتاب ایک ہے ایسا تارا — ہی جہان جس نے کہ روشن سارا
اسکا ہے فعل زمین کی بہبود — اسکی خلقت ہی زمین کا مقصود
سارے سبزون کی جو ہی نشو و نما — لطف و اکرام اسیکا ہی بڑا

ہر ثمر ہوتا ہے اوس سے پختہ
اور تیار بھی رفتہ رفتہ

ہی عجب اوسکی حرارت کا اثر
پانی اوڑتا ہے ہوا بن بنکر

وہ ہوا سوے فلک چڑھ چڑھ کر
پھر برستی ہے وہ پانی ہوکر

شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہی
اوسکی گردش مین بسر ہوتی ہی

سال اور ماہ کا ہی اوس سی شمار
رات اور دن ہین اوسی کے کر[illegible]

ہین غرض اسکے ہزارون برکات
ہے زمین کے لیے یہ آب حیات

اور قمر اوس سے منور ہوکر
شب کو دکھلاتا ہے اپنے جوہر

گرمیِ روز کو کرکے ٹھنڈا
معتدل دیتا ہے ہر شے کو بنا

اور لطافت مین ہی اپنی ایسا
لطف ہوتا ہے دلون مین پیدا

ہی شب تار مین رہبر سب کا
چاندنی کھیت ہے گھر گھر اسکا

تازگی پھول پھلون مین اس سی
ہوتی فرحت ہے دلون کو جس سے

گرمیِ خورشید کی مہ کی سردی
ہی ہزارون ہی فوائد سی بھری

ہان اسیطرح سے ہراک تارا
پُر فوائد سے ہے ہر سیارا

اور شب تار مین لطف منظر
آسمانون مین نظر کی خاطر

اوسنے اوپر کی طرف عرش کی جاہ
ہی لقب تحفت مطلب جسکا

یہین ہوتا ہے نزول احکام — یہین ہوتا ہے فرشتونکا قیام
ہے اوسی نور کا جلوہ سارا — ہے اوسی نور سے ان سبکی بنا
کرکے اسطرح سے گلشن پیدا — ہوا مقصود ہو خوبی پیدا

بزم امکان مین فصل بہار

ساقیا آئی ہے اب فصل بہار — کر گل سرخ سے مے کو تیار
جس سے پیدا ہو مرے دل مین امنگ — عقل رہجائے جسے دیکھکے دنگ
خود بخود پیدا ہو اک مضمون سرور — سیر گلزار سے ہے کرنا منظور
گلشن ایجاد مین آئی ہے بہار — قلب بیجان مین ہے جان اسرار
پھر لیا عالم اجسام کا دکھ — عالم ارواح کی سوجھی ہے فکر
دلمین سب جان کی افسردہ ہی — یان جو قلب مین تو مردہ ہی
باغ مین ہو نہ اگر فصل بہار — قلب بیجان ہے مردہ مین شمار
رنگ اور بو نہ اگر ہو گل مین — شور عشق ہو کب بلبل مین
شمع مین ہو نہ اگر حسن شرار — کیون کرے جان کو پروانہ نثار
اس نے عالم اجسام کی جان — ہان اسیوجہ سے ہے خیر الشان

یون تو موجود تھی نوری ناری
کیا تھی انسان کی ضرورت بھاری

پر یہان اور ہی کچھ ہے منظور
ہووے آراستہ ایک بزم سرور

خاک رونق ہو ہنر گر دلدار
ہو جو گلزار نظر آوے خار

رونق بزم نہین ہے دلدار
چاندنی دھوپ لگے ہے بے یار

اوسکی آمد کا کیا یون سامان
افضل الخلق بنایا انسان

احسن الخلق بنا کر اوسکو
اک جھلک اپنی دکھائی سبکو

کیا انسان کو مخلوق کی جان
حسن افزائے زمین اور مکان

ساری مخلوق کا سردار کیا
اور پھر محرم اسرار کیا

حضرت آدم و حوا کا ظہور
ہوا اسواسطے حق کو منظور

بزم امکان کی رونق ہو جائے
بزم بھی لائق جانان بن جائے

ل ہین پھول کھلین وحدت کے
خار مٹ جائین یہ سب کثرت کے

ر طرف یار کا چرچا ہووے
اک نیا روز تماشا ہووے

وی مخلوق مین چہل پہل پیدا
نئی ہونے لگی اب نشو و نما

وز لیتا ہے زمانہ پلٹا
آج کچھ اور ہے کل اور ہوا

شیث و ادریس کی ہے بزم کبھی
کبھی محفل ہے سلیمان کی بھی

جن و انس و حوش اور طیور | حکم بردار ہین نزدیک و دور
کبھی پانی کی ہوئی طغیانی | سارا عالم ہوا پانی پانی ہے
اوسمین وہ نوح کی کشتی کا ابہار | تہا نیا قدرت حق کا اظہار
پھر دوبارہ ہوا خلقت کا ظہور | پھر وہی بزم وہی عیش و سرور
ہی کہین حضرت موسیٰ کا جلال | آیا فرعونیون پہ غضب سے زوال
جلوہ یار جو بیباک ہوا ہے ہا | طور جل بہن کے وہین خاک ہوا
دور عیسیٰ کی مسیحائی مین | ڈالدین مردہ تنون مین جانین
تہی غرض عالم امکان مین بہار | تھی عیان روز نئے کچھ اسرار
ہوچکی بزم کی سب تیاری | ہے فقط شاہ کی آمد باقی
ساقیا بھر کے دے اک جام بلور | اور وہ مے ہو جو ہو صاف و طہور
دونون عالم کی نظر آئے بہار | بزم امکان کے کہلین سب اسرار
چوم لے میرے قلم کو مضمون | جب مین اوس شاہ کی آمد لکہون
مرحبا مرحبا اور اصل علی | در و دیوار سے ہوئی پیدا
وجد مین آئین زمین اور زمان | ہوین مضمون پہ دو عالم قربان

تشریف آوری حضور سرور عالم باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم بزم امکانین

بزم امکان مین ہے آمد اوسکی
دیتے آئے ہین خبر سب جسکی

ہے تعین کی انہین سے تو بنا
عالم ایجاد انہین سے تو ہوا

لاتعین سے تعین ہوکر
رنگ بیرنگ ہوا جلوہ گر

ہوئی اس پردہ مین جب جلوہ گری
عالم ایجاد کی بنیاد پڑی

اپنا جلوہ تھا دکہانا منظور
کیا اسواسطے احمد کا ظہور

فاحببت اسی کی ہے بنا
منظہر عشق وہی ہے تو ہوا

اب وہی نور محمد بنکر
جلوہ گر ہوتا ہے انسان ہوکر

اپنا منظور ہے خود نظارہ
نام رکہا ہے محمد پیارا

اپنا محبوب بنایا اونکو
پیارے عالم کو دیایا اونکو

سب سے اعلی کیا سب سے افضل
انبیا شرح مفصل ہین تو وہ ہین مجمل

بزم امکان کو دیکر ترتیب
جلوہ گر اوسکو کیا کہکے حبیب

واہ کیا خوب یہ انداز کیا
پہر اوسے جلوہ گہہ ناز کیا

عرفا کہتے ہین قصہ ایسا ۔۔۔ ہین سنے جسطرح سے اوپر لکھا
اور جو کچھ عرفا کہتے ہین ۔۔۔ راست کہتے ہین بجا کہتے ہین
اونکی تحقیق کا رتبہ ہے بلند ۔۔۔ وہ دلائل کے نہین ہین پابند
اونکی تحقیق یقین تک پہنچی ۔۔۔ نہ یقین عین یقین تک پہنچی
دیکھنے سُننے مین ہے فرق بڑا ۔۔۔ دیکھنے سے نہین سُننا ہی سوا
ہان احادیث سے اور قران سے ۔۔۔ اسکا اثبات ہی ہین وہ کرتے
اور ہین اہلِ ظواہر اوسپر ۔۔۔ سب سے افضل ہے وہ سب سے برتر
افضلیت کے سبھی ہین قائل ۔۔۔ اولیت پہ سبھی ہین مائل
ہے غرض عالمِ امکان کی جان ۔۔۔ دل و جان اوسپہ نہ کیون ہو قربان
نہین محبوب خدا غیر خدا ۔۔۔ ہان مگر چاہیئے چشم بینا
دوسرا رنگ دکھاتا ہون تمہین ۔۔۔ عام حالت کو سُناتا ہون تمہین
او خبردار ہو ہوشیار ہو تم ۔۔۔ آتے ہین شاہ عرب شاہ اُمم
سلطنت کفر ہوئی مستاصل ۔۔۔ سجدے مین گرنے لگے لات و ہُبل
ختم ہے دورِ جلالی کا ظہور ۔۔۔ اب ہے اظہار جمالی منظور
آمدِ ختم رسل سنکر ۔۔۔ آج عالم مین خوشی ہے گھر گھر

گلشن دہر ہی پھولا و پھلا
سبہے ہر اک گل پہ خوشی سو لالی
سرو پر قمریون کی ہے کوکو
ہر روش بلبلون کے نغمے ہزار
پے شکرانہ رب غفار
اور سوسن کی زبان پر ہی ورد
اور نسیم سحری چل چلکر
قوت نامیہ اسقدر یہ بڑہی
خشک برسون سے پڑا تھا سادا
آج جنگل کی جڑی اور بوٹی
جمع دریا مے کیے بہر نثار
آج سے رحمت باری کا وفور
خشک سالی تھی جو برسونسی پڑی
اور جو برسون سے زمین تھی مردہ
پھول لانے لگی پہل لانے لگی

کہیں کہلاتا ہے ہر ایک جا غنچا
جھومین ہین وجد مین ڈالی ڈالی
شور ہے صل علی کا ہر سو
اور ہر نغمے سے حق کا اظہار
گل شبو ہے شہنا طیار
پے شکرانہ احمد محمود
گل کہلاتی ہے خوشی مین بھر کر
پھول و پہل سرو مین بھی لانے لگی
آج وہ جوش مین لہرانے لگا
نظر آتی ہے ہری اور بھری
در شہوار کے لاکھون انبار
بارش ابر ہے نزدیک و دور
آپ کے فیض سے وہ دور ہوئی
ہو گئی آج سر نو زندہ
پھر ہر اک سمت بہار آنے لگی

بھرا ہوا تھا ہر سمت فساد
کہو دڈالی گئی اوس کی بنیاد

آج صحرا کے وحوش اور طیور
آمد آمد کی خبر سے مسرور

نعرے کرتے ہین خوشی مین بھر کر
ایک کو دوسرا دیتا ہے خبر

جن و انسان کی زبانون پہ درود
اور شکرانہ رب معبود

بجتے ہی صدق و صفا کی نوبت
آئی محبوب خدا کی نوبت

کفر کی مٹ گئی وہ سب چہل پہل
قوم شیطان مین پڑی ہلچل

جا کے شیطان پہاڑون مین چھپے
مٹ گئی کاہنون کے سب دعوے

اور جہوٹ سے اوس سرور کے
محل کسرا کے گرے کنگورے

آگ فارس کی بجھی جل جلکر
خاک کا ڈہیر ہے جل بہنکر

ہوی معبود عناصر کا قصور
واہ کیا شان ہے شان غیور

علم کا اپنے جنھین تھا دعوی
اپنی لاعلمی کا اقرار کیا

جنکو دعوے تھے شہنشاہی کے
ہوے حاضر وہ غلامی کے لیے

ہوئی توحید کی وہ جلوہ گری
کلمہ حق کو لگے پڑہنے سبھی

کلمہ توحید کا سب نے پڑہا
گبر و ترسا کوئی باقی نہ رہا

رحمت عام ہوی آپ کی ذات
ذات سے اونکی ہزارون برکات

اپنے مولا سے جدا تھے بندے
نام حق سے بھی وہ آگاہ نہ تھے
جام توحید اچھوتا تھا ابھی
مئے عرفان سے بھی واقف نہ کوئی
اونکے مولا سے ملایا اون کو
جام توحید پلایا اون کو
کی وہ تعلیم کہ واللہ باللہ
نقش دل کردیا اللہ اللہ
بزم امکان مین ہوا جب وہ مکین
زینت کون و مکان یا تمکین
تھی جو مقصود دو عالم کی بنا
پہنچی تکمیل کو اللہ اللہ
نعت اوسکی لکھے منہہ کسکا ہے
جس کے اوصاف خدا لکھتا ہے

رمز حقیقت

ہے اوسی طرز کا مشتاق قلم
پھر دکھاتا ہے یہ رنگ عالم
دوسرے رنگ مین ہوکر مشغول
اب کہلاتا ہے یہ وحدت کا رسول
ہو حقیقت کا بھی کچھ رنگ عیان
گرچہ پیچیدہ ہین اسرار نہان
ہے بہت اسکا سمجھنا مشکل
جب تلک ہو نہ عقل کامل
لاتعین ہے مقام تنزیہ
جسکی ممکن نہین ہے تشبیہ
رنگ بیرنگیٔ مطلق ہے عیان
جلوۂ ذات ہے یہ کون و مکان

رنگ مین آئی ہے جو بیرنگی
کشش عشق ہے سب مین مشہور
ہی ہراک ذرہ جو محو دیدار
نظرآتا ہے جو اچھا و برا
ہین عجب حکمت و اسرار اوسکے
اپنے موقع پہ برا ہے اچھا
ضد سے ہی قدر برے اچھے کی
سب اوسی سے تو ہین بہدی و مشکل
عقل کا کام یقین تک ہے
ہرگھڑی ساعت و پل مین ہر شے
ہان فنا کیسی ہے کیسا مرنا
روشِ عالم کو تغیر ہے لگاؤ
بزم امکان بھی عجب ہے منظر
ہے بہت طول کہانی اسکی
بزم امکان کی جب منظر پر

روز آتی ہے نظر بیرنگی
ذوق بیرنگ سے سب ہین مجبور
ہی اتنا شرق کی اوسکو تکرار
ہے یہ سب حکمت و اسرار اوسکا
منفعت سے نہین خالی کوئی شے
بے محل ہونے سے اچھا ہے برا
گر نہو ضد تو نہو قدر اوسکی
عقل اس موقع پہ رہتی ہے خجل
کام دیتی نہین یہ اوسکے پرے
سوئے مرکز ہے روان پے در پے
سوئے محبوب ہی سب کا پھرنا
آج ہے اور تو کل اور ہوا
کیون نہو وے کہ ہی کیسا منظر
کہہ سکے اوسکو زبان ہی کسکی
مین نے ڈالی جو وفا ایک نظر

لاعوض کی جنت و دوزخ بھی جنتاء

کچھ عجب ہم نے تماشہ دیکھا	جلوہ گر آئی نظر شان خدا
نہ ہے ظاہر مین نہ کچھ باطن مین	ہے وہی رات مین وہی دن مین
ہے اگر نور مین شان عالی	نہین ظلمات بھی اوس سے خالی
نور مین نار مین جلوہ اوسکا	جلوہ گر کوئی نہین اوسکے سوا
جلوہ گر جب ہوئی اک وحدت	نام رکھا گیا اوسکا کثرت
ورنہ وحدت نہین کثرت سے جدا	ہے فقط نام کا انشا
ہستی عالم کی ہے اوس ہستی سے	نہین اوس ہستی سے خالی کوئی
تین درجے ہین تعین کے لیے	ذات اور نام و صفات اوسکے لیے
چار ہین اس کے سوا اور مقام	ہوتی اوسوقت ہے تکمیل تمام
لاتعین کا مقام اوس سے پرے	ہے تعین مین جو ہے اوس سے ورے
ہے عروج اور نزول اوسکا نام	پھر ہے فہمید کے قابل یہ مقام
عام فہمید سے پر باہر ہے	عام فہمید سے فہم اسکے بر ہے
اپنی ہستی کو جو سمجھے انسان	اوسپہ کھل جاتا ہے یہ راز نہان
نفس کے بھید کو جسنے سمجھا	وہ ہی ہو جاتا ہے عارف باللہ
کچھ عجب رنگ ہے اس عالم کا	سخت مشکل ہے سمجھنا جسکا
کام دیتی نہین کچھ عقل و شعور	کیسی حکمت سے ہوا اوسکا ظہور

یہ ہی بہتر ہے اسے ختم کروں — اور قلم ہاتھ سے اپنے رکھ دوں
بس وہ خواب ہی خوشی بہتر — آگے بڑھنا ہے اب سے باہر

خطاب سوئ احباب

دوستو میری نصیحت سن لو — میری گفتار پہ تم کان دھرو
تمکو اللہ نے کیا کیوں پیدا — کس لیئے تمکو یہاں ہے لایا
کس لیئے تمکو دیا عقل و شعور — کون سے کام پہ تم ہو معمور
ایک قطرے سے ہے خلقت تیری — جس کی بنیاد نہیں ہے کچھ بھی
تجکو پھر جامۂ ہستی دیکر — اور دیا عقل کا تجھکو زیور
عقل دی فہم دی ادراک دیا — تجکو ہر طرح پہ چالاک کیا
ساری مخلوق سے ممتاز کیا — سب سے بڑھکر تیرا اعزاز کیا
اس سے مقصود ہی کیا خالق کا — فرض ہے اسکا سمجھنا ٹھیرا
تو نہ سمجھے تو خطا ہے تیری — تیری نادانی پہ ہے دال یہی
تجھپہ احسان ہیں بڑے خالق کے — ہے وہ نادان جو نہ اسکو سمجھے
مہربان تجھپہ ہے تیرا داور — جسکا کوئی نہیں ہمتا ہمسر

اس سے کچھہ اور بھی بڑھکر سمجھو
کیا کس دور مین پیدا تجکو

تھی تمنا مین نبی اور مرسل
ہمکو اوس دور مین کر دی شامل

دور وہ دور نبی ہے جسکا
سب سے برتر ہوا جسکا رتبہ

شکر کی جا ہے محبو سمجھو
حال پر اپنے نظر کچھہ ڈالو

اور خلقت مین تمہاری یارو
ایک ودیعت ہے اگر تم سمجھو

اپنی اُلفت کو دیا دل مین چھپا
جسطرح آگ کو پتہر مین رکہا

عشق خلقت مین ہوا ہے مستور
ہی اسی کام پہ انسان معمور

عشق مین خالق اکبر کے جیے
یہ ہی مقصود ہے اس ہستی سے

اور اگر عشق عناصر مین پنہا
دور وہ خالق اکبر سے رہا تہا

ایسے جینے سے تو مرنا بہتر
ایسے انسان مین حیوان سے بہتر

عشق ہے عالم امکان کی بنا
ہے اسیواسطے انسان پیدا

عشق ہی ہے تو نبی اور ولی
کرتے ہین اوسکی ودیعت پوری

گر نہو عشق تو انسان نہین
گر نہو عشق تو ایمان نہین

کُنت کنزًا کا یہ ہی ہی اسرار
تھی یہ ہی روز ازل کی تکرار

بار اسکا نہ کسی سے جو اوٹہا
دلوجان سے اوسے انسان نے لیا

ہوا محبوب خداوند جہان
سب سے افضل ہے اسی سے انسان

ہو مستو عشق کرو عشق کرو
مے الفت کو پیو خوب پیو

وہ جو اس عشق میں ہستی اپنی
ہو اسی عشق سے مستی اپنی

گر طلب ہو تو ہو دلبر کی طلب
نہ کسی سے ہو غرض اور مطلب

دوستو میں نے یہ کچھ ہی کہا
اپنی سمجھ میری ہے جو کچھ کہ لکھا

آگے تم جانو سمجھ اپنی ہے
کیجیو وہ جو سمجھ میں آوے

پھر سمجھ بوجھ کے یارہ کرنا
کیونکہ ایک روز ہے سب کو مرنا

نہ ہو دلبر سے کہیں محجوبی
نہیں عشاق کی ایسی خوبی

جان ہوتی نہیں عاشق کو عزیز
عشق کھو دیتا ہے سب عقل و تمیز

ہے رضا یار کی منظور اوسے
جان جائے تو بلا سے جائے

ہو وے اوسکے لیے مرنا جینا
ہاں یونہیں عمر بسر کر دینا

ہو جو محبوب میں عاشق کی فنا
کیوں نہ محبوب ہو عاشق اوسکا

ہی یہ عشاق کی معراج کمال
جور معشوق کا یہ ہی ہے مآل

دے وفا اب نہ کہانی کو طول
اپنی ہستی کی حقیقت کو نہ بھول

تو ہی کیا تیری حقیقت کیا ہے
نہیں معلوم تو کیا بکتا ہے

کون سے نشہ کا چھایا ہے خمار | کونسی مے سے ہوا تو سرشار
کہہ چکے تمکو جو کچھ کہنا تھا | ہوش مین آیئے چپ رہئو ذرا
اور دعا کے لیے ہاتھون کو اوٹھا | کہ خداوند جہان سے یہ دعا

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

اے خداوند جہان رب کریم | عام ہے رحم تیرا فیض عمیم
حمد مین تیری زمین اور زمان | سب نے کہولی ہے اپنی تسبیح زبان
آسمانون مین ملائک سارے | ہین ثنا خوان و مدح خوان تیرے
تیرے ہی حکم سے یہ شمس و قمر | کرتے ہین جلوہ گری شام و سحر
تو ہی طالب بنا تو ہی مطلوب | تیری ہی باتین ہین غرض دونون خوب
ہان رہے حمد مین ای میرے خدا | سجدے کرتا چلون ہے مجکو سزا
رنگ و بو تیری ہوئی گل مین | شور ہوتا نہ دلِ بلبل مین
شمع مین ہو نہ اگر سوز تیرا | کسطرح ہو پروانہ فدا
کون مجنون ہوا کیسی لیلے | عشق اور حسن کا تہا یہ شہرا
کوہ کن کون تہا شیرین کیسی | کہان وامق تہا کہان عذرا تہی

تھی طلب گار زلیخا کس کی
سب تیرے جلوے تھے اسرار تیرے
زبان کھولین تو سر کٹتا ہے
تیرا جو کوئی طلب گار ہے
کس سے ممکن ہے اگر تو چاہے
ہون اسیواسطے طالب تجھہ سے
طالبون مین ہو میرا نام رقم
گرچہ ممکن ہی ولیکن تجھہ بن
مین گنہگار ہون اچھا کہ برا
رحم تیرا ہے غضب سے بڑہکے
مجھہ سے کچھہ ہو نہین سکتا مولی
تیری رحمت پہ نظر ہے میری
جس نے پایا ہے تجھی سے پایا
مین بہت زار ہون مجبور ہون مین
نہ عبادت نہ ریاضت کی ہے

حسن یوسف کی تھی شہرت کیسی
ہے زبان کسکی جو کچھہ بول سکے
چپ ہی رہنا ہمین بن پڑتا ہے
پہلے سر کاٹ کے اپنا رکھدی
جان دینا اوسے آسان ٹھہری
طے ہر ایک مرحلہ کو تو کردے
غم نہو جو میرا اسر بھی قلم
نہین ہوسکتا ہے کچھہ بھی ممکن
ہی یہ نسبت کہ ہون تیرا بندا
کیون نہو لطف کی بندی پہ نظر
رات و دن رہتا ہون بھولا بھٹکا
ہو عنایت کی نظر ایک ہی بھی
بڑہ گیا سب سے ہی اوسکا پایا
اور اسی رنج سے رنجور ہون مین
تان جو کچھہ کی ہے حیا است کی ہی

اب تجھی سے تیرا طالب بنکر — چاہتا ہون کہ کرم کر مجھپر

دل مین پیدا ہو جو الفت تیری — ساری مٹ جائیگی کلفت میری

اپنے محبوب کے صدقہ مین مجھے — اپنی رغبت دے مجھے الفت دے

دین کا طالب ہون نہ مین دنیا کا — نہ طلبگار ہون مین عقبے کا

تیرا طالب ہون طلب ہے تیری — اپنے طالب کی خبر لے جلدی

اے مجیب تو نے دعا کو ہے کہا — مدعا میرا ابھی کر دے پورا

التجا اور بھی ہے تھوڑی سی — عمر جتنی ہے بقیہ میری

اپنے محبوب کے سایہ مین مجھے — تیری رحمت مجھے ہر آن رہے

اوسکے ہی ساتھ ہو محشر مین میرا — ہر مقامات پہ ہو ساتھ اونکا

کرون جسوقت کہ مین یان سے سفر — اونکی صورت ہو میری پیش نظر

دیکھتے دیکھتے اونکا جلوہ — روح ہو جائے میری تن سے جدا

امتی اونکا سمجھکر مجھکو — مجھسے تکرار سوالات نہو

اونکے پیر بھی کہین کر آرام ہو — کہ نہین تجھکو یہان کچھ آلام

اونکی الفت تیری الفت ٹھیری — عشق اونکا تیری رحمت ٹھیری

اونکی جبتک نہ محبت ہوگی — کب بسر تیری رحمت ہوگی

ہو محمد کی جو سرکار نصیب — پھر نہ کیوں ہو تیرا دیدار نصیب
اونکا ملنا تیرا ملنا ٹھیرا — نہین محبوب خدا غیر خدا
اون سے ہی سب نے تجھے پہچانا — اپنا خالق ہے تجھے پہچانا
وہی مظہر ہوئے اس عالم کے — اون سے ہی پائے ہین سب نے تجھ
وحدت اور واحدیت کے اسرار — کیا کہون ہی نہین جائے گفتار
منھہ تلک آن کے رہجاتا ہے — کہ احد کیا ہے محمد کیا ہے
قدرتی مہر لگی ہے منھہ پر — راز سربستہ کہلے پھر کیونکر
فرق احمد مین احد مین ہی کیا — ایک فقط میم کا ہی ہے پردا
اسی پردہ سے ہین غلطان پیچان — جو سمجھتے نہین وہ ہین نادان
اسی پردہ سے ہے عالم کی بنا — یار اس پردہ سے ہی جلوہ نما
جسکی آنکھون سے یہ پردہ اوٹھا — نظر آنے لگا اوسکا جلوہ
دور ہوتی نہین آنکھون سے دوئی — ہو غلامی نہ اگر احمد کی
ای و قا کہتے تھے کیا کہنے لگے — کسطرف جاتے تھے کس پہونچے
بحر وحدت کا ٹھکانا کیا ہے — اوسکا ڈوبا بھی کہین اوچہلا ہے
دے خدا سبکو غلامی اوسکی — جسکی جبرئیل نے دربانی کی

یہ تمنا میری پوری کر دے
اوسکے دربتک جو رسائی ہوجاے
ہو اوسی در پہ میرا کام تمام
بار عصیان سے سبک سر ہوکر
چلتے چلتے نہین روکتا ہے قلم
دل یہ کہتا ہے کہ کر شکر خدا
مین یہ کہتا ہون کہ کب ممکن ہی
وہ زبان بن کے جو گویا ہو قلم
ایک احسان ہو تو ہو شکر اوسکا
شکر اوسکا کوئی کس طرح کرے
میرے خالق مجھے انسان کیا
افضل الخلق بنا کر مجھکو
اُمتی احمد مرسل کا کیا
تھی تمنا مین اولعزم نبی
جسکا احمد ہے نبی مرسل

مدعا رہے میرا اوس کے بعد
کام کی میرے کمائی ہوجائے
ہی یہ ہی میرے لیے نیک انجام
پہونچون دربار مین تیرے جاکر
کہ چلے آتے ہین مضمون پیہم
کہ بہت تجھپہ ہے احسان اوسکا
شکر خالق ہوا اوس بندہ سے
نہین کرسکتا ہے ایک حرف رقم
اور جو احسان ہون گنتی سے سوا
شکر خالق ہو کہان عاجز سے
میری ہستی پہ یہ احسان کیا
جامہ ہستی کا پہنا کر مجھکو
الحمد للہ یہ رتبہ میرا
ہو شمار اپنی اوسی امت کی
ہوا جو ناسخ ادیان و ملل

میرے مولیٰ تیرا احسان ہے بڑا — امتی مجکو محمد کا کیا
مین تھا ناچیز سب مجھے چیز کیا — کس زبان سے کرون مین شکر تیرا
عقل دی فہم دی ادراک دیا — تا کرون فہم مین اچھا برا
اور پھر اپنا طلبگار کیا — کس طلب کا سب مجھے رتبہ بخشا
ہوئی جب گردشین سر پر — ہوا اوس وقت بھی تو ہی یاور
علم بھی مجکو سکھا تو نے کیا — ایسی حالت مین بھی جاہل نہ رکہا
تہا مین مفلس مجھے زردار کیا — عیش و عشرت مجھے سب کچھ بخشا
مجکو اولاد دی گھر بار دیا — نہ کسی وقت مین بیکار رکہا
ہوئین سب خواہشین میری پوری — کوئی خواہش بھی ادہوری نہ رہی
کیا جب اپنا طلبگار سب مجھے — دیا اک پیر مددگار سب مجھے
رہ نما ایسی محبت والا — کر دیا جس نے مجھے متوالا
رمز و اسرار سے آگاہ جو تہا — اوسنے مجکو دیا رستہ پہ لگا
کر دیا عشق سے تیرے آگاہ — اور کہا ہے اسی رستہ مین پناہ
تہا ہر اک طرح سے کامل انسان — اوسپہ طرہ کہ تہا حافظ قرآن
نام تہا اوسکا علی ملکی حسین — کہ تھے وہ عاشق شاہ کونین

مختصر فہرست دکان محمد ولی اللہ تاجر کتب و مالک مطبع گلزار احمدی مراد آباد

اکسیر عجیب تسخیر ہمزاد و تسخیر موکلات
وجنات و اکسیر دست غیب کامل
ہر سہ جلد عہ فی جلد ۸/ ان کتابوں میں
عمل وظیفہ حاضرات دشمن کو مغلوب کرنا
دست غیب و زر غیب ملنا موکلوں کو
تابع کرنا اور طرح طرح کے علوی سفلی
منتر جوگی وغیرہ درج ہیں جو قابل
قدر ہیں ۔ اور بعض عمل ایسے ہیں
کہ صرف کتاب دیکھکر اسیوقت تجربہ
کر لو اگر اثر نہو کتابیں واپس بھیجدینگے
تجربہ شرط ہے صرف ایکدفعہ منگا کر دیکھئے اور
باقاعدہ عمل کیجیے ضرور اثر ہوگا
تاریخ حبیب الہ یہ ایک ایسی کتاب ہے
کہ مسلمانوں کے مطالعہ سے ضرور گذرنا
چاہیے اسمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ابتدائی حالات سے آخر عمر
تک کی سوانحعمری درج ہے جو قابل دید
کتاب ہے اور دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے ۱۲/
مثنوی بہار خرد قیمت ۳/
مثنوی تسخیر دل ۔ ۲/
مثنوی جلاد عشق ۔ ۲/
شد

نغمہ بہار معروف ہ
مثنوی غزلیات ۔ ۱/
نیرنگ بہار ۲/
رنڈیوں کا جادو [illegible]
کتاب کے ردیہ و دو نمبر کتاب کی
حقیقت نہیں قیمت مجلد عہ
چوتھی نکاح یہ مخلف اشکوں کی جدہ
عمدہ شعرا کا مجموعہ کا [illegible] ۱۲/
جادو کی پٹاری اس کتاب میں بڑے
بڑے لاجواب شعبدے لکھے گئے ہیں
ہزار ہا روپیہ بھی صرف کرکے سیکھنا
مشکل ہے یہ کتاب ریلوں کے شعبدے
بازیگی قلعی کھولدیگی اور غریبونکے لئے
چار آنہ میں عمر بھر کی روٹیاں ہیں
ایک مرتبہ جس نے اس کتاب کو پڑھ لیا
شعبدہ بازونکا گرو گھنٹال ہوگیا ہے
کتاب منگانیمیں دیر نکرو قیمت باوجود
ان خوبیوں کے صرف ۴/
کمالات روحانی خلاصہ اثبات
ملاقات ارواح و روشن ضمیر کا بیان
مسمریزم کے طریقے قیمت مجلد صرف ۱۵/
بحر عشق عاشق مزاج و معشوق
تونکے واسطے گلزار ہے قیمت
کتاب ایک

لاکر کی بربادی کا قصہ طوائف
کے ہاتھ سے درج ہے جس سے صاف سر
[illegible]
[illegible]
فرقہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور تباہی
و بربادی سے بچا لیتی ہے قیمت ۳/
کلید معرفت یعنی دندان سازی
ولایتی دانت بنانے کی ترکیب
جسکے ذریعہ سے ہر قسم کہانا یا اسا
تمام کہا یا جا سکتا ہے اور اگر پیشہ
کیا جائے تو ہزار ہا روپیہ کمایا جا
سکتا ہے قیمت فی جلد صرف ۸/
عملیات اب بھی کوئی مشکل باقی
ہے تو اللہ حافظ ہے ضرور لیجئے اور
فائدہ اوٹھائیے عجیب عجیب پرتاثیر
عملیاتونکا ذخیرہ ہے قیمت ۸/
کلید جفر اردو اسمیں آسمانی اسرار
الہی علم جفر کی آسان ترکیب قیمت ۱۲/
خوان نعمت خوان یغما اسمیں
کہانوں و دواؤں، حلوؤں مربوں
وغیرہ کی ترکیب و نسخہ جات لکھے ہیں
جو قابل دید ہیں قیمت صرف ۵/
خون بیگنہ
[illegible] نامہ قیمت

مطبع گلزار احمدی

۱۔ اردو مثنوی ۔

۲۔ تمثیل ۔